پروفیسر یوسف جلیل کی "دنیائے نحو و منطق"

راولپنڈی کے بزرگ عالم مسیحیت پروفیسر یوسف جلیل نے مسیحی جریدہ "کلامِ حق" گوجرانوالہ بابت ماہ اکتوبر ۸۹ء میں زیرِ عنوان "جعلی انجیل برنباس ۔ استفسارات" کچھ بے پر کی اُڑائی تھیں جن کا جواب راقم نے ماہنامہ المذاہب لاہور اگست ۹۰ء میں اختصاراً دیا اور الف لام کے بارے میں پروفیسر مذکور کے غایت درجہ کے سقیم خیالات کی اصلاح کی لیکن صد افسوس کہ پروفیسر صاحب نے نہ صرف اپنی "دنیائے نحو" میں بند رہنے پر اصرار کیا بلکہ علم نحو کی اس معروفِ عام بحث پر از روئے منطق اعتراضات پیش کر کے غلط سمت کی قابلِ دید نمائش کی۔ (دیکھئے کلامِ حق دسمبر ۹۰ء ص ۱۲ بعنوان "المسیح") ہمارا مقصد علماء مسیحیت کی روش کو واضح کرنا ہے کہ کس طرح وہ جہلِ مطلق کے باوصف علمیت کی اعلیٰ مسانید پر فائز ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔

پروفیسر مذکور لکھتے ہیں:

"علم النحو کی مشہور و معروف کتاب کافیہ میں مولانا رشید احمد کی الف لام جنسی الف لام عہد ذہنی الف لام عہد خارجی کا کہیں ذکر نہیں نہ اس کتاب میں کہا گیا ہے کہ الف لام ہوتا ہی تعریفی ہے نہ اس میں الف لام استغراقی کو کثیر الافراد کہا گیا ہے اور پھر علامہ زمخشری کی المفصل میں بھی کہیں یہ امور بیان نہیں ہوئے جو مولانا رشید احمد نے بیان کیے ہیں۔"

(کلامِ حق دسمبر ۹۰ء ص ۱۲)

الجواب: علم النحو عربیت کا سب سے دقیق اور مشکل فن ہے لیکن پروفیسر صاحب جو غالباً اس فن کے باقاعدہ طالب بھی نہیں رہے صرف کافیہ اور المفصل دیکھ کر ہی اپنے آپ کو "اہلِ رائے" خیال کر بیٹھے۔ ہم یہاں اختصاراً اس کا ثبوت کتبِ نحو سے پیش کرتے ہیں تاکہ پروفیسر صاحب اپنی "دنیائے نحو" سے باہر بھی کچھ دیکھ سکیں۔

۱۔ **الف لام** ابتدائی تقسیم کے لحاظ سے لام تعریف یا جنس کے لیے ہوگا یا عہد کے لیے۔ زمخشری

المفصل" میں لکھتے ہیں،

فاما لام التعریف فھی اللام الساکنۃ التی تدخل علی الاسم المنکور فتعرفہ تعریف جنس کقولک اھلک الناس الدینار والدرھم والرجل خیر من المرأۃ أی ھذان الجدان المعروفان من بین سائر الاحجار وھذا الجنس من الحیوان من بین سائر اجناسہ أو تعریف عھد کقولک ما فعل الرجل وانفقت الدرھم فرجل ودرھم معھودین بینک وبین مخاطبک۔

(المفصل، بحث اللامات، لام التعریف)

پھر نحاۃ متأخرین نے لام جنس اور لام عہد ہر دو کی دو دو اقسام بتائی ہیں کہ تعریف یا ماہیت جنس کے لیے ہوگی یا استغراق افراد جنس کے لیے ثانی کو لام استغراق کہا جاتا ہے اور لام عہد میں معہود یا ذہن میں ہوگا یا خارج میں اول کو لام عہد ذہنی اور ثانی کو لام عہد خارجی کہتے ہیں۔ ابن عقیل لکھتے ہیں:

والألف واللام المعرفۃ تکون للعھد کقولک لقیت رجلاً فأکرمت الرجل وقولہ تعالیٰ کما أرسلنا الی فرعون رسولا فعصی فرعون الرسول وللاستغراق الجنس نحو ان الانسان لفی خسر وعلامتھا ان یصلح موضعھا "کل" ولتعریف الحقیقۃ نحو الرجل خیر من المرأۃ ای ھذہ الحقیقۃ خیر من ھذہ الحقیقۃ (شرح الفیۃ ابن مالک ص۵۵)

شرح ملا جامی میں ہے: وما عرف باللام العھدیۃ او الجنسیۃ او الاستغراقیۃ (بحث المعرفۃ) ملا عبد الغفور اپنے مشہور و معروف حاشیہ میں اس عبارت کے ذیل میں لکھتے ہیں:

فاللام فیہ اما لتعریف الجنس نحو اھلک الناس الدینار والدرھم واما لتعریف استغراق الجنس کقولہ تعالیٰ ان الانسان لفی خسر الا الذین آمنوا واما للعھد بان یذکر منکور ثم یعاد المنکور معرفاً کقولہ تعالیٰ کما ارسلنا الی فرعون رسولاً فعصی فرعون الرسول او بان یکون فی الذھن کقولک ادخل السوق اذا کان معھودۃ بینک وبین مخاطبک"۔ شارح شرح جامی عبد اللہ آفندی اسی مقام پر لکھتے ہیں:

"الف لام کی چار قسمیں ہیں۔ لام جنس، لام استغراق، لام عہد خارجی اور لام عہد ذہنی۔ لام جنس وہ ہے جو نفس جنس اور اس کی ماہیت پر دلالت کرے جیسے الرجل خیر من المرأۃ۔ لام استغراق وہ ہے جو افراد کے احاطہ پر دلالت کرے اور کوئی فرد اس سے مستثنیٰ نہ ہو جیسے ان الانسان لفی خسر۔ لام عہد خارجی وہ ہے جو خارج میں کسی معین چیز پر دلالت کرے جیسے جاءنی رجل فاکرمت الرجل۔ لام عہد ذہنی وہ ہے جو ذہن میں معین کسی چیز پر دلالت کرے جیسے مالک غلام کو کہے۔ ادخل السوق واشتر اللحم"

بعض نحاۃ مثلاً عصام (تلمیذ جامیؒ) نے یہاں الگ راہ نکالی ہے۔ ان کے نزدیک تقسیم اس طرح ہے۔ یا تو تعریف سے اشارہ مفہوم لفظ (جس پر الف لام داخل ہوا ہے) کی طرف ہوگا یا مفہوم لفظ کی کسی قسم کی جانب۔ ثانی کو وہ لامِ عہد خارجی کا نام دیتے ہیں پھر اول میں یا تو اشارہ نفسِ جنس کی طرف ہوگا تو اس کو لام حقیقت کہتے ہیں یا باعتبار فرد کے۔ اس صورت میں اگر فرد غیر معین ہو تو لامِ عہد ذہنی ہے اور اگر ہر ہر فرد کے اعتبار سے ہو تو لام استغراق ہوگی۔ (دیکھیے حاشیہ شرح جامی، بحث الکلمۃ)

اس تفصیل کے ذکر کرنے سے یہ مقصود ہے کہ جزوی اختلاف کے بعد علماء نحو نے ہماری ذکر کردہ اقسام کو تسلیم کیا ہے اور کسی بھی اس کا رد نہیں کیا نیز یادری صاحب کی تقسیم کا کوئی بھی قائل نہیں بلکہ انہوں نے لام مطلق کو مقسم بنا کر لامِ تعریف کو لام عہد ذہنی وا استغراق کا قسیم بنا نے، لامِ جنس، و عہد خارجی کے انکار اور لامِ استغراق کے کثیر الافراد ہونے سے انکار پر مشتمل جو عجیب ڈھانچہ بنایا ہے وہ نحاۃ کے ہاں بدعت سیئہ قبیحہ ہے۔ ذالک مبلغھم من العلم۔ اگر پروفیسر کے پاس کوئی فنی استناد موجود ہے تو وہ پیش کریں دیدہ باید۔

۲۔ **علم المنطق**۔ علم النحو اور علم المنطق اپنے دائرہ کار، موضوع و مباحث کے لحاظ سے دو الگ الگ فن ہیں کہ زبان و ادب کو فکر و فلسفہ سے کوئی واسطہ ہے نہ ایک فن کے قواعد و جزئیات دوسرے فن کے مشمولات میں دخیل ہو سکتے ہیں۔ منطق کا موضوع معقولات ثانیہ اور نحو کا کلمہ و کلام۔ زبان کو گرامر سے سمجھا جاتا ہے نہ کہ مقدمات منطقیہ سے۔ چنانچہ اہلِ زبان اگر اظہارِ مدعا کے لیے قواعد وضع کرتے ہیں تو زبان کے فہم کے لیے وہی کارآمد ہوں گے۔ الف لام کا مبحث نحو سے متعلقہ ہے لیکن محترم پروفیسر صاحب نے اپنی تمام تر بحث کا مدار منطق پر رکھا ہے جس کی ظاہر ہے کہ معقول وجہ نہیں ہے اسی لیے اپنے موقف کو کتب نحو سے ثابت کرنے کے بعد ہمارے لیے ان سے بحث کرنا بھی واجب نہیں ہے لیکن اگر پروفیسر صاحب اپنے اس طرزِ عمل کا کوئی معقول جواز پیش کر سکیں تو ان دلائل کا بھی ہم محاسبہ کریں گے ان شاء اللہ العزیز فی الحال جناب خلیلؒ سے معذرت کے ساتھ ؎

لوکنت تعلم ما اقول عذرتنی او کنت تعلم ما تقول عذلتکا
لکن جھلت مقالتی فعذلتنی وعلمت انک جاھل فعذرتکا

حضرت نانوتویؒ کا اصول میزبانی

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ مالدار مہمانوں کو معمولی کھانا اور غرباء کو عمدہ کھانا کھلاتے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ مہمان کو ایسا کھانا کھلانا چاہیے جو عموماً وہ نہ کھاتا ہو۔ (مجالس حکیم الامتؒ صفحہ ۲۱۰)